جناب سید صباح الدین عبدالرحمان صاحب

چودہ سو صدیاں
اور
مسلمانوں و عیسائیوں کی تاریخ
کا
ایک جائزہ

مسلمانوں کی تاریخ داغدار کرنے والے عیسائی اس آئینہ میں اپنی تصویر بھی دیکھ لیں

اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کے چودہ سو سال ۱۴۰۰ پورے ہو رہے ہیں۔ اس مدت میں عیسائی مبلغین مورخین اور مستشرقین یہ دکھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی تاریخ سفاکیوں، ہولناکیوں اور خونریزیوں سے ایسی بھری ہوئی ہے کہ یہ قصائی کی دوکان نظر آتی ہے۔ ع ہیں ان کی گفتگو کے انداز مجرمانہ۔

عیسائی مسلمانوں کے خلاف یہ جارحانہ رنگ اختیار کرکے اپنی داغدار تاریخ کی مدافعت کرتے ہیں، کیونکہ درحقیقت ان ہی کی تاریخ شروع سے مذبح خانہ بنی رہی، یورپ کے فرمانروا چارلس اعظم کی فتوحات کی بڑی دھوم ہے، اس نے سکسن، ایوارڈ، لمبارڈ، وسطی یورپ کے جرمن قبیلوں اور شمالی اٹلی کو اپنے زیرنگیں کرکے ایک بڑی سلطنت بنالی تھی جب سکسن اس کے خلاف اٹھے تو اس نے ایک روز ساڑھے چار ہزار سکسن کو تہ تیغ کیا، شمالی سکسنی اور ناردل نن جن کو تباہ و برباد کرا دیا، وہاں کی عورتوں اور بچوں کو گھسیٹ کر ان کے گھروں سے نکلوایا، اور ان کو جلاوطن کیا، اسکی تفصیل کیمبرج مڈیول ہسٹری جلد دوم میں پڑھی جاسکتی ہے۔ ولیم اول نے ۱۰۶۶ء میں انگلستان کو فتح کیا، تو اس کے حکم سے مفتوحہ علاقے کے گھر، کھلیان اور کھیت وغیرہ سب کچھ جلا دئے گئے، ایک لاکھ سے زیادہ مردوں بچوں اور عورتوں کو قتل کرایا، لن گارڈ نے تاریخ انگلستان جلد دوم میں لکھا ہے کہ یارک اور درہم کے علاقے اس طرح تباہ کر دئے گئے تھے کہ نو سال تک وہاں کی زمین کھیتی کے لائق نہیں رہی۔ ایڈم نے اپنی پولیٹکل ہسٹری آف انگلینڈ جلد دوم میں لکھا ہے کہ اس زمانہ میں فاتحین مفتوحین کے ساتھ کسی قسم کی رو رعایت نہیں کرتے،

سینٹ برتھالومیو ایک مشہور کیتھولک ولی گذرا ہے، اس کا میلہ ہر سال ۲۴ اگست کو ہوا کرتا ہے ۱۵۷۲ء

جناب سید صباح الدین عبدالرحمان صاحب

چودہ سو صدیاں
اور
مسلمانوں و عیسائیوں کی تاریخ
کا
ایک جائزہ

مسلمانوں کی تاریخ داغدار کرنے والے عیسائی اس آئینہ میں اپنی تصویر بھی دیکھ لیں

اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کے چودہ سو (۱۴۰۰) سال ہو رہے ہیں۔ اس مدت میں عیسائی مبلغین مورخین اور مستشرقین یہ دکھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی تاریخ سفاکیوں، ہولناکیوں اور خونریزیوں سے ایسی بھری ہوئی ہے کہ یہ قصائی کی دوکان نظر آتی ہے۔ ع ہیں ان کی گفتگو کے انداز مجرمانہ۔

عیسائی مسلمانوں کے خلاف یہ جارحانہ رنگ اختیار کر کے اپنی داغدار تاریخ کی مدافعت کرتے ہیں، کیونکہ درحقیقت ان ہی کی تاریخ شروع سے مذبح خانہ بنی رہی، یورپ کے فرمانروا چارلس اعظم کی فتوحات کی بڑی دھوم ہے، اس نے سیکسن، ایوارڈ، لمبارڈ، وسطی یورپ کے جرمن قبیلوں اور شمالی اٹلی کو اپنے زیر نگیں کر کے ایک بڑی سلطنت بنائی تھی جب سیکسن اس کے خلاف اٹھے تو اس نے ایک روز ساڑھے چار ہزار سیکسن کو تہ تیغ کیا، شمالی سیکسنی اور ناردل نن جن کو تباہ و برباد کرا دیا، وہاں کی عورتوں اور بچوں کو گھسیٹ کر ان کے گھروں سے نکلوایا، اور ان کو جلا وطن کیا، اسکی تفصیل کیمبرج مڈیول ہسٹری جلد دوم میں پڑھی جا سکتی ہے۔ ولیم اول نے ۱۰۶۶ء میں انگلستان کو فتح کیا، تو اس کے حکم سے مفتوحہ علاقے کے گھر، کھلیان اور کھیت وغیرہ سب کچھ جلا دئے گئے، ایک لاکھ سے زیادہ مردوں بچوں اور عورتوں کو قتل کرایا، لن گارڈ نے تاریخ انگلستان جلد دوم میں لکھا ہے کہ یارک اور درہم کے علاقے اس طرح تباہ کر دئے گئے تھے کہ نو سال تک وہاں کی زمین کھیتی کے لائق نہیں رہی۔ ایڈم نے اپنی پولیٹیکل ہسٹری آف انگلینڈ جلد دوم میں لکھا ہے کہ اس زمانہ میں فاتحین مفتوحین کے ساتھ کسی قسم کی رورعایت نہیں کرتے،

سینٹ برتھالومیو ایک مشہور کیتھولک ولی گذرا ہے، اس کا میلہ ہر سال ۲۴ اگست کو ہوا کرتا ہے ۱۵۷۲ء

ان کی حکومت برابر کھٹکتی رہی، جب نارمن عیسائیوں نے ان پر حملہ کیا تو بلرم شہر میں پانچ سو مسجدیں تھیں، ان کو منہدم کرکے گرجا گھر میں تبدیل کر دیا، وہاں علماء صوفیہ، اور حکماء کی جتنی قبریں تھیں سب نیست و نابود کر دی گئیں۔ چارلس دوئم کے زمانہ میں سسلی کے مسلمانوں کو زبردستی عیسائیوں کا بپتسمہ دیدیا گیا۔ نوسیرا اور بوسیرا کے مسلمانوں کی تعداد اسی ہزار تھی، ان کو زبردستی عیسائی بنالیا گیا۔ ہر جگہ مسلمانوں سے خالی کرالی گئی، اسکی تفصیل ہسٹورین ہسٹری آف دی ورلڈ میں پڑھی جاسکتی ہے۔

بارہویں اور تیرہویں صدی میں یورپ کے عیسائیوں نے دو سو برس تک مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ اس لئے کی کہ ان کو صفحۂ دہر سے نابود کر دیں، تاریخ یورپ کے مصنف ایچ۔ جی گرانٹ نے لکھا ہے کہ صلیبیوں کے نزدیک دشمن کو قتل کرنا خدا کی عبادت کے مساوی تھا۔ بیت المقدس عیسائیوں نے فتح کیا تو ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ "صلیب کے علمبرداروں نے تین دن تک اتنا قتل عام کیا کہ ستر ہزار لاشوں کی وجہ سے وبا پھیل گئی، جب اس سے بھی ان کو تشفی نہیں ہوتی تو یہودیوں کو ان کی عبادت گاہوں میں جلایا گیا۔" ان کے فوجی سرداروں نے اس خونریزی کی خوشی میں اپنے پوپ کو لکھا کہ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ ہم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا، تو اتنا لکھ دینا کافی ہے، کہ جب ہمارے سپاہی حضرت سلیمانؑ کے معبد میں داخل ہوئے تو ان کے گھوڑوں کے گھٹنوں تک مسلمانوں کا خون تھا۔

اسپین میں مسلمان آٹھ سو برس تک رہے اور بقول موسیو لیبان اس ملک کو انہوں نے یورپ کا سرتاج بنادیا تھا، مگر یہاں سے عیسائیوں نے ان کو جس طرح در بدر کیا، اس کی تاریخ موسیو لیبان نے اس طرح لکھی ہے کہ ۱۴۹۹ء سے وہاں کے مسلمانوں پر وہ مظالم شروع ہوئے جو ایک صدی کے اندر ان کے اخراج کلی پر منتہی ہوئے۔ پہلے تو وہ بالجبر عیسائی بنائے گئے، پھر اس بہانہ سے کہ وہ عیسائی ہیں وہ اس مقدس مذہبی عدالت کے سپرد کئے گئے جس نے انہیں جہاں تک ممکن ہوا، آگ میں جلایا، پھر یہ ایک تجویز پیش کی گئی کہ کل غیر عیسائی عرب عورتوں اور بچوں کے ساتھ قتل کر دئے جائیں، یہ ممکن نہ ہو سکا تو یہ عام اشتہار دیا گیا کہ سارے عرب ایک ساتھ ملک سے نکل جائیں۔ راہب بلیڈا نے بڑی خوشی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان عربوں میں سے ۳/۴ راہ میں قتل کر دئے گئے، ایک ہی مہاجرت میں جس میں ایک لاکھ چالیس ہزار عرب افریقہ کو جا رہے تھے۔ ایک لاکھ مار ڈالے گئے۔ چند مہینے کے اندر اندلس سے دس لاکھ سے بھی زیادہ آدمی نکل گئے، سدیو اور اکثر مورخین اندازہ کرتے ہیں کہ فرڈی نینڈ کی فتح سے لے کر مسلمانوں کے اخراج تک اندلس سے تیس لاکھ رعیت نکل گئی۔ ایسے قتل عام کے بعد سینٹ برتھالیمو کا واقعہ دھندلا ہو کر رہ جاتا ہے، موسیو لیبان ہی کا بیان ہے کہ وحشی سے وحشی اور بے رحم سے بے رحم ملک گیروں نے کبھی اس قسم کے دردناک قتل عام کا دھبہ اپنے دامن پر نہیں لگایا۔

۱۸۲۱ء میں یونان کے علاقہ موریا میں تین لاکھ اور یونان کے شمالی حصہ میں ہزاروں مسلمان، مرد بچے اور عورتیں بڑی بے رحمی سے ہلاک کئے گئے۔ تفصیل مارماڈیوک پکھتال کی کتاب دی کلچرل سائڈ آف اسلام میں پڑھی جاسکتی ہے۔

خود ہندوستان کے اندر عیسائی سامراجیوں کی ہولناکیاں کم درد انگیز نہیں ہیں۔ سات سمندر پار کے ایک ملک سے آکر انگریزوں نے یہاں کے جائز باشندوں کو اپنی توپ و تفنگ سے موت کے گھاٹ اتارا۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کے میدان میں نوجوان سراج الدولہ کو شکست دے کر اس کو اسکی وراثت سے محروم کیا، ۱۷۹۹ء میں ٹیپو سلطان کو اس کے قلعہ کے اندر گھس کر تہ تیغ کیا، ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستانیوں نے اپنے ملک کی آزادی کی خاطر سرفروشی سے کام لیا۔ تو ان ہی انگریزوں نے اپنی توپ و تفنگ سے ستائیس ہزار مسلمانوں اور ہندوستانیوں کو لقمۂ اجل بنادیا، دہلی کو مذبح خانہ بنادیا گیا نوّے سال کے بوڑھے بہادر شاہ ظفر کو معزول کرکے ان کو جلاوطن کیا، ان کے شہزادوں میں سے مرزا خضر سلطان اور مرزا ابوبکر کو دہلی دروازہ کے پاس لاکر اور ان کے کپڑے اتار کر بڑی سفاکی سے گولی ماردی، ان کی لاشوں کو سربازار لٹکائے رکھا، اس کے بعد بیس اور شہزادوں کو پھانسی دی گئی، کیا وہ ملکہ وکٹوریہ کی مادر وطن پر قبضہ کرنا چاہتے تھے، کہ اس جرم کی سزا ان کو دی گئی۔

اس بیسویں صدی میں جب جمہوریت، اخوّت، مساوات اور انسانی ہمدردی کا اعلیٰ درس دیا جانے لگا، تو پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکش امپائر کا تیا پانچہ کرنے کے لئے جب عیسائیوں کی فوج اناطولیہ میں ۱۵ مئی ۱۹۱۹ء کو داخل ہوئی تو یورپ کا مشہور مورخ توائن بی لکھتا ہے کہ یہ فوج اناطولیہ پر ایک بلائے ناگہانی کیطرح نازل ہوئی سمرنا کی گلیوں میں شہر کے لوگوں کا قتل عام شروع ہوگیا۔ محلّے کے محلّے اور گاؤں کے گاؤں لوٹ لئے گئے۔ زرخیز وادیوں میں آگ کے شعلے بھڑکنے لگے، خون کی ندیاں بہنے لگیں، ملک کی تجارت کو تباہ کردیا گیا۔ مکان پل اور سڑکیں مسمار کردی گئیں، ملک کے باشندے تلوار کے گھاٹ اتار دئیے گئے جو بچ رہے، ان کو جلاوطن کردیا گیا۔

مسلمان حکمرانوں کے زمانہ میں بھی لڑائیاں ہوتی رہیں، اور ان میں خونریزیاں بھی ضرور ہوئیں، مگر یورپ کے عیسائی فرمانرواؤں کی سفاکیوں اور خصوصاً دوسروں کے وطن میں جاکر وہاں کے لوگوں کو غلام بنانے کے سلسلے میں ان کی شر انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کی مفصّل تاریخ لکھی جائے تو پھر ان کے مقابلہ میں مسلم حکمران صفحۂ دہر سے باطل کو مٹانے والے، نوع انسان کو غلامی سے چھڑانے والے اور مے توحید کا جام پلانے والے ہی نظر آئیں گے، وہ جہاں پہنچے، اسکی خاک کو اپنی جبینوں میں بسایا، اس کے ذرّے ذرّے کو سینوں سے لگایا، سات سمندر پار رہ کر درخشندہ فلزات سے اپنے بینکوں کی عمارتوں کی تعمیر کی رعنائی اور رونق میں اضافہ نہیں کیا۔

باقی ص ۲۱ پر